السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا سوال شادی کے متعلق ہے ۔ میرا ایک بہت ہی عزیز دوست اور بھائی اپنی ممانی سے شادی کرنے والا ہے ۔ کیونکہ میرے دوست کا ماموں اپنی بیوی سے انتہائی برا سلوک روا رکھتا ہے جس کا اس کے دونوں بچوں پر بہت ہی غلط قسم کا اثر ہوا ہے اور اب وہ اپنے خاوند سے طلاق لے کر میرے دوست سے شادی کرنا چاہتی ہے ؟

میرا دوست اس عورت اور اس کے دونوں بچوں کا تعاون کرنا چاہتا ہے اور جو کچھ سختی سے مصیبت اس کے ماموں سے پہنچی ہے وہ اس کے عوض ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا خواہش مند ہے تاکہ وہ اسے بھول جائیں تو میرا سوال یہ ہے کہ :

1۔ کیا شریعت اسلامیہ میں یہ شادی جائز ہے ۔

2۔ میرے دوست کے ان دو بچوں کے بارے میں کیا حقوق وواجبات ہوں گے ؟

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس اشکال کا کافی وشافی جواب دیں اگر یہ شادی شرعی احکام سے متفق نہیں تو میں اسے روک سکتا ہوں ۔ آپ اس سوال کا جواب جلد عنائیت فرمائیں آپ کی بہت مہربانی ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کسی شخص کا ماموں اپنی بیوی کو طلاق بائن دے کر اسے اپنے آپ سے علیحدہ کر دے تو وہ شخص اپنی مامی سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ حرام کردہ عورتوں میں سے نہیں اس لیے اس سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

لیکن بھانجے کے لیے اپنی مامی سے کسی بھی قسم کا حرام تعلق قائم کرنا صحیح نہیں بلکہ ایسا کرنا حرام ہے ہوسکتا ہے کہ شیطان ان دونوں کی برائی کسی اچھی شکل میں دکھائے لہذا اسے بچنا ضروری ہے اسی طرح بھانجے کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اسے اپنے ماموں سے متنفر کرے تاکہ وہ اسے طلاق دے اور پھر وہ خود اس سے شادی کر لے ۔

بلکہ اسے تو ان دونوں کے درمیان اصلاح اور خیر وبھلائی کا کردار کرنا چاہیے نہ کہ نفرت پھیلانے اور گھرانے کو تباہ کرنے والے کا اصل مصلحت تو اسی میں ہے کہ اولاد اپنے والد کے ساتھ ایک ہی گھرانے اور خاندان میں رہے لیکن جب شرعی مصلحت کا تقاضا اس کے خلاف ہو تو پھر ان میں علیحدگی ہوسکتی ہے اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز پیدا ہو جائے اور ان دونوں کے درمیان طلاق تک معاملہ پہنچ جائے اور وہاں اس کے بارے میں کوئی کسی قسم کا شک وشبہ بھی نہ ہو تو پھر اس طلاق یافتہ ممانی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔ اور جب ماموں کے بچے اس کی پرورش میں آجائیں تو ان سے اچھا اور احسن سلوک کرنا ہوگا تاکہ صلہ رحمی قائم رہے اور جب وہ ان کی پرورش میں اخلاص نیت رکھے گا تو اسے اللہ تعالیٰ سے بھی اجر عظیم حاصل ہوگا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص165

محدث فتویٰ